شاری
BALOCH LIBERATION ARMY
B.L.A
STRUGGLE TILL VICTORY

شاری بلوچ نے بلوچ قوم کی آنے والی نسلوں کیلئے ایک آزاد و خوشحال مستقبل کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے خود کو قربان کرکے، بلوچ مزاحمت میں ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے پہلی بلوچ خاتون فدائی ہونے کا اعلیٰ درجہ حاصل کرلیا اور رہتی تاریخ میں امر ہوگئیں۔

کراچی میں چینی آفیشلز پر فدائی حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں

بلوچ لبریشن آرمی

بی ایل اے ترجمان جیئند بلوچ کیجانب سے چھبیس اپریل 2022 کو جاری ہونے والا بیان

آج بروز منگل کراچی میں بلوچ لبریشن آرمی کی مجید بریگیڈ نے ایک کامیاب فدائی مشن میں چینی آفیشلز کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں تین چینی آفیشل ہوانگ گواپنگ، دنگ موفانگ اور چن سائی ہلاک جبکہ وانگ یوکنگ زخمی ہوئے۔ حملے میں انکا ڈرائیور خالد ہلاک جبکہ حفاظت پر معمور دو سیکورٹی اہلکار زخمی ہوئے۔ بلوچ لبریشن آرمی اس حملے کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔

آج کے فدائی مشن کو کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچانے والی فدائی، بی ایل اے کی فدائین یونٹ مجید بریگیڈ کی شاری بلوچ عرف برمش زوجہ ڈاکٹر ہیبتان بشیر سکنہ نظرآباد تربت تھیں۔ دو بچوں، آٹھ سالہ ماہ روش اور چار سالہ میر حسن کی والدہ شاری بلوچ نے بلوچ قوم کی آنے والی نسلوں کیلئے ایک آزاد و خوشحال مستقبل کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے خود کو قربان کرکے، بلوچ مزاحمت میں ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے پہلی بلوچ خاتون فدائی ہونے کا اعلیٰ درجہ حاصل کرلیا اور رہتی تاریخ میں امر ہوگئیں۔

دنیا بھر میں چینی معاشی، ثقافتی اور سیاسی تسلط کو توسیع دینے کی ایک علامت کنفیوشس انسٹیٹیوٹ کے کراچی برانچ کے ڈاریکٹر کو نشانہ بنانے کا مقصد چین کو یہ واضح پیغام دینا تھا کہ بلوچستان پر چین کے بلواسطہ یا بلاواسطہ تسلط کو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ بلوچ لبریشن آرمی اس سے قبل متعدد وارننگ اور حملوں کی صورت میں چین کو بارہا یہ پیغام دے چکی ہے کہ وہ بلوچ وسائل کی لوٹ مار بند کردے اور بلوچستان پر پاکستانی قبضے کو استحکام بخشنے و بلوچ نسل کشی میں قابض پاکستانی فوج کی عسکری و مالی معاونت بند کرے، لیکن چین ابتک بلوچستان میں بدستور اپنے توسیع پسندانہ عزائم پر کاربند ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی چین کو ایک بار پھر یہ پیغام پہنچانا چاہتی ہے کہ وہ بلوچستان میں اپنے استحصالی منصوبے اور قابض کی معاونت بند کردے، بصورت دیگر ہمارے اگلے حملے کئی گنا زیادہ شدید تر ہونگے۔

اس وقت بلوچ لبریشن آرمی کی مجید بریگیڈ کے درجنوں اعلیٰ تربیت یافتہ مرد و خواتین فدائین مہلک حملوں کیلئے مکمل تیار ہیں۔ جو پوری بلوچستان سمیت پاکستان کے کسی بھی شہر میں بڑے پیمانے کے حملے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم قابض پاکستان کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ بلوچ نسل کشی بند کرکے، پر امن طریقے سے اپنی فوج بلوچستان سے نکال کر بلوچ وطن کی آزادی تسلیم کرے، ورنہ مزید حملوں کیلئے تیار رہے۔

جیئند بلوچ

ترجمان : بلوچ لبریشن آرمی

26 /04/2022

تیس سالہ فدائی شہید شاری بلوچ ایک باشعور اور تعلیم یافتہ خاتون تھی۔ آپ نے زولوجی میں ماسٹرز کیا ہوا تھا اور تعلیم کے شعبے میں ایم فل کررہی تھیں۔ آپ پیشے کے اعتبار سے استانی تھیں اور گرلز ہائی اسکول کلاتک میں میٹرک کے طالبات کو سائنس پڑھاتی تھیں۔ شاری بلوچ زمانہ طالب علمی سے ہی بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے پلیٹ فارم سے بلوچ قوم پرست سیاست کا حصہ تھیں اور بلوچ قومی غلامی و جاری بلوچ نسل کشی سے اچھی طرح واقف تھیں۔ آپ نے دو سال قبل مجید بریگیڈ میں شمولیت اختیار کی اور فدائی حملے کیلئے رضاکارانہ طور پر اپنا نام دیا۔ جسکے بعد مجید بریگیڈ کے اصولوں کے مطابق آپکو اپنے فیصلے پر مزید سوچ بچار کرنے کی مہلت دی گئی۔ ان دو سالوں کے دوران شاری بلوچ مجید بریگیڈ کے دوسرے ذیلی یونٹوں میں سرگرمیاں انجام دیتے رہے۔ چھ ماہ قبل آپ نے سوچ بچار کے بعد دوبارہ فدائی حملے کی خواہش کا اظہار کیا، جس کے بعد آپ تربیت و ٹارگٹ کے چناو کے عمل میں شریک ہوئے۔

دو کمسن بچوں کی والدہ ہونے کے باوجود فدائی شاری بلوچ نے ممتا کو قومی شعور پر حاوی نا ہونے دیا اور اپنا قومی فریضہ انتہائی جرئت، بہادری اور استقامت سے سرانجام دیکر قربانی، شعور اور بہادری کے نئے معیار قائم کردیئے۔ بلوچ لبریشن آرمی اور پوری بلوچ قوم ہمیشہ فدائی شاری بلوچ کو اعلیٰ اعزازات کے ساتھ یاد رکھیں گی۔

خواتین بھی جنگ میں حصہ لیں

فدائی شاری بلوچ کا قوم کے نام پیغام

بلوچستان کی آزادی، غلامی سے نفرت، بلوچ قوم کی بدحالی، بلوچ قوم پر اتنی ظلم و جبر، اور پاکستان سے میری نفرت کے علاوہ میں نے یہ فیصلہ اس لیے بھی لیا کہ بلوچ قوم، بلوچ خواتین و مردوں میں فکری و شعوری حوالے سے فیصلہ اٹھانے کی صلاحیت، قربانی کے جذبے یا ان میں بہادری کے لحاظ سے کوئی تفریق نہیں، وہ ایک ساتھ ہیں۔

ہم خواتین سیاست، احتجاج، تعلیم حاصل کرسکتے ہیں، ہم سڑکوں پر بیٹھ کر اپنے لاپتہ افراد کیلئے احتجاج کرسکتے ہیں پھر خواتین کیوں جنگ نہیں لڑ سکتے ہیں۔ بلوچ خواتین کو اپنے بھائیوں کا ہمسفر ہونا چاہیے، جنگ میں شامل ہو۔

مجھے یقین ہیں کہ میرے اس عمل کے بعد بلوچ خواتین جنگ میں شامل ہونگے۔ اپنے بھائیوں، ساتھیوں کے ہمسفر ہونگے۔

اور وہ ہر محاذ و فدائی حملوں کی صورت میں ہوسکتی ہے، مجھے یقین ہیں کہ وہ اس جنگ کا حصہ ہونگے ۔

میں بلوچ ساتھیوں، اپنے بزرگوں اور بھائیوں کو یہی کہنا چاہتی ہوں کہ وہ اپنے خواتین کو اس راستے پر جانے سے نہ روکیں۔

میری خوشحال زندگی ہے، نوکری بھی ہے۔ میری زندگی میں کوئی کمی نہیں ہے، میرے دو معصوم بچے بھی ہیں لیکن یہ ایک ایسا سفر ہے کہ اس میں اس طرح کے فیصلے بھی اٹھانے پڑتے ہیں۔

ہمیں اپنے بھائیوں کا ہمسفر ہونا چاہیے۔ جو بھی ہم سے ہوسکے ہمیں کرنا چاہیے۔

فدائی حملہ یا دیگر صورتوں میں بھی کام ہوسکتا ہے۔ خواتین آکر اس میں حصہ داری ڈالیں۔

یوں تو میری بھی خوشحال زندگی ہے، میرے معصوم بچے ہیں، میں ان کو بھی چھوڑ کر انکی قربانی دے رہی ہوں۔ میں اس کیلئے بالکل پریشان نہیں ہوں گی ۔

میں شکر گذار ہوں اپنے مجید برگیڈ کے ساتھیوں کی کہ مجھے یہ اعزاز اور عزت بخشی اور مجھے اس کارروائی کا موقع دیا۔ مجھے اس عمل پر فخر ہے کہ میں پہلی خاتون فدائی ہوں۔

شاری کون تھی

شاری بلوچ کا بنیادی تعلق کیچ کے ہیڈکوارٹر تربت سے 90 کلومیٹر مغرب میں واقع تحصیل تمپ کے گاؤں نظر آباد سے ہے۔ شاری بلوچ کی پیدائش 3 جنوری 1991ء کو کوئٹہ میں ہوئی تھی جبکہ اپنی ابتدائی تعلیم شاری بلوچ نے تربت میں حاصل کی۔

انیس سو اکانوے کو محمد حیات کے گھر پیدا ہونے والی 31 سالہ شاری بلوچ سات بہن بھائیوں میں پانچویں نمبر پر تھی۔ شاری بلوچ نے بنیادی تعلیم گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تربت سے حاصل کی۔ ایف ایس سی گورنمنٹ گرلز کالج تربت سے کیا اور بعد ازاں بلوچستان یونیورسٹی میں ایم ایس زوالوجی کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی تربت برانچ سے ایم ایڈ کی ڈگری بھی حاصل کی۔

شاری بلوچ زمانہ طالب علمی سے ہی بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے پلیٹ فارم سے بلوچ قوم پرست سیاست کا حصہ تھیں اور بلوچ قومی غلامی و جاری بلوچ نسل کشی سے اچھی طرح واقف تھیں۔

شاری بلوچ کی شادی ڈاکٹر ہیبتان بشیر کے ساتھ یکم مئی 2014ء کو ہوئی۔ ان کے دو بچے 8 سالہ ماہ روش اور پانچ سالہ میر حسن ہیں۔ وہ این ٹی ایس پاس کرکے 2017ء کو جے وی ٹیچر بھرتی ہوئی۔ ان کی فرسٹ اپوائنٹمنٹ آرڈر گرلز پرائمری سکول نظر آباد میں ہوئی اور پھر 20 اکتوبر 2018ء کو ان کا تبادلہ ان کے شوہر کے قصبے کلاتک کے گرلز ہائی سکول میں کیا گیا۔ یہاں پرائمری سیکشن کے بجائے ٹیچرز کی کمی اور ان کے اعلیٰ تعلیمی اسناد اور قابلیت کی بنا پر ان کو سیکنڈری سیکشن کی کلاسیں دی گئیں۔ وہ گرلز ہائی سکول کلاتک میں جماعت نہم اور جماعت دہم کی طالبات کو سائنس کے مضامین اور اردو پڑھاتی تھیں۔

شاری بلوچ کی ایک طالبہ کے مطابق کلاس روم میں وہ ایک ٹیچر سے زیادہ ایک بڑی بہن دکھتی تھی۔ تمام طالبات کے ساتھ پیار اور انسیت کے ساتھ پیش آتیں۔ ان کا رویہ کبھی تلخ نہیں رہا۔ وہ غریب طالبات کی مدد بھی کرتی تھیں۔

شاری بلوچ تعلیم کے شعبے میں ایم فل کررہی تھیں۔

چھبیس اپریل 2022 کو کراچی میں کنفیوشس انسٹیٹیوٹ سے تعلق رکھنے والے چینی آفیشلز کو بلوچ لبریشن آرمی کی مجید بریگیڈ کے فدائی شاری بلوچ عرف برمش نے نشانہ بنایا۔ آپ نے دو سال قبل مجید بریگیڈ میں شمولیت اختیار کی اور فدائی حملے کیلئے رضاکارانہ طور پر اپنا نام دیا۔

اس حملے کے مفصل بیان میں بی ایل اے کے ترجمان جیئند بلوچ نے کہا کہ دو بچوں، آٹھ سالہ ماہ روش اور چار سالہ میر حسن کی والدہ شاری بلوچ نے بلوچ قوم کی آنے والی نسلوں کیلئے ایک آزاد و خوشحال مستقبل کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے خود کو قربان کرکے، بلوچ مزاحمت میں ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے پہلی بلوچ خاتون فدائی ہونے کا اعلیٰ درجہ حاصل کرلیا اور رہتی تاریخ میں امر ہوگئیں۔

جیئند بلوچ نے کہا کہ دو کمسن بچوں کی والدہ ہونے کے باوجود فدائی شاری بلوچ نے ممتا کو قومی شعور پر حاوی نا ہونے دیا اور اپنا قومی فریضہ انتہائی جرئت، بہادری اور استقامت سے سرانجام دیکر قربانی، شعور اور بہادری کے نئے معیار قائم کردیئے۔ بلوچ لبریشن آرمی اور پوری بلوچ قوم ہمیشہ فدائی شاری بلوچ کو اعلیٰ اعزازات کے ساتھ یاد رکھیں گی۔

شاُرلی شاران

شاری بلوچءِ بامءَ

ستار سنی

باُنگیں شاری دُتکیں ماتی
جنتی دروشم گیرتیں براتی
رپتگ آت راہ ءَ پہ گلءِ ءُ شاتی
زندگی بکشات راج ءَ سوگاتی

گوں وتی کِرد ءَ یات بیءِ کرن ءَ
نچ تئی راجی کسھاں کاریں
ترانگ ءَ مولائی دپ ءِ سھجو
زیمل ءَ الھان کناں شاتو

آجوئی بامرد جناں شعراں
سبز چو درچک ئیگ ءَ رُدئےِ شھراں
تو کن ئےِ مھرءِ ساھگ ءَ تالان
یات کنگ بیءِ من ھمگ دیوان

کسہ ءَ کاریت سُرمگیں بولان
پھر پہ تو بند ایت زابُل ءُ توران
بیتگ ئےِ ھمبراہ جنتی ھوراں
اِے دگہ نوکیں وَ نہ اِنت گالے

برات گھُارانی آھنیں پل اَنت
پِت جنکانی ساھگ اَنت سارتیں
مات جنکانی ٹِک ءُ ادینک اَنت
شاُرلی شارے شاری شاران اِنت
بزگیں راج ءِ دیدگ ءُ شان اِنت

گوں کریمہ ءَ گپ ءُ دیوان اِنت
چیدگیں زندءِ شان ءُ پھران اِنت
دپتر ءَ راج ءِ جنگی شعران اِنت
گواڈگ ءُ پُلان ءُ بھاران اِنت
دائم ءَ ستار آ نمیران اِنت

ندرپہ شاری بلوچ ءَ

سرور فرآز

شآری ءُ شھموکیں پری
ایر اَنت تئ ھار ءُ گوُری
بوت ءُ ئے فدائیں سنگری
پہ گلزمین تو مادری

باندات ءِ اوستیں ماھِکان
برِگیڈ مجید ءِ شورھاں
بوت ئے بلوچ ءِ پاسباں
نوبت ءِ آسیں گِلھاں
کسّے تئ زنگ ءَ نہ جنت
کسّے ترا بے ھال نہ کنت

آشوب ءِ سُھریں دامُن ءَ
پھر اِنت ءُ شان اِنت پھن ءَ
کوھلو بِگر داں بندِن ءَ
تُمپ ءِ تلاریں کوہ بُن ءَ
نازینک ءُ سوتاں بر دُمشلی
پہ توگُشان اَنت ھتلی

سُھریں سلام اِنت شآری ءَ
دیست ئے بلوچ پہ واری ءَ
اے توکل تمردیں باری ءَ
در کپت مناچے ساری ءَ
جُھد ءَ را ھاٹی بکش اِت ئے
بدواہ ءِ ارواہ کشّ اِت ئے

تئ پکرِ ءِ بُلندیں سنگراں
داراں دل ءَ ءُ دیدگاں
پیلو کناں تئ وعدھاں
جنگ ءِ مڑِوکیں جاگھاں
کایاں تئ اوں دزگھار
جُنزاں ترا چو بے میار

دہشت، عشق اور آزادی

زندگی میں جو کہانیاں ہمارے سامنے سے گذرتی ہیں، انکی پرچھائیاں ہمیشہ ہمارے وجود میں گھر کرجاتی ہیں، تم کسی کہانی کا عنوان، ابتدا و اختتام سب فراموش کرسکتے ہو، لیکن اسکے تاثیر سے نہیں نکل سکتے۔ کسی کہانی کو جھٹلانا کردار کا وصف اور اپنانا ایک نئے اختتام کا موقع بن جاتا ہے۔ اپنی کہانی خود ایسے لکھو، جیسا تم اسے لکھا دیکھنا چاہتے ہو، کیونکہ آخر میں ہم کچھ نہیں سوائے کہانیوں کے۔ ہم ایک ایسی زمین و زماں میں جی رہے ہیں، جہاں ہر آشفتہ سر برقند از آگ بنے، خود کو تختی بنایا ہوا ہے، اور تپش سے اپنی کہانی خود لکھ رہا ہے۔ اب مجھ میں قصہ گوئی کی جحت باقی نہیں رہی، میں محض ایک گواہ ہوں۔

تم جانتی تھی، جس کسی کے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ آخرکار نہیں رہتا۔ زندگی محض مقروض ہڈیوں پر چڑھا ادھار ہے۔ تم نے جسم سے باہر زندگی کی آرزو کی، خواہش رکھی کہ آزاد ہوجاو، تم نے موت کی ہڈیوں میں دانت گاڑھ کر اپنی طرف متوجہ کیا اور غیب میں زندگی کو ترتیب نو بخشی۔ اب تم ہر اس جگہ ہو، جہاں تمہارا ہونا تک مقدور نا تھا، نا ہونے نے یہ ممکن بنایا کہ تم ہوسکو۔ کہتے ہیں کہ تم پاگل تھی؟ وہ غلط بھی تو نہیں، حقیقی آزادی ہوتی ہی اتنی وحشتناک ہے کہ اس سے نظریں صرف خدا یا پھر کوئی پاگل ہی ملاسکتا ہے۔ اور تم جیسے پاگل ہی تو وقت کی آرائش اور تاریخ کا رفتار ہیں۔

حسب معمول صبح نیند سے بیدار ہوکر وہ بولتی ہے کہ ”میں ایک دلھن کی طرح سنور کر اس دنیا سے جانا چاہتی ہوں، تاکہ لوگ دیکھ سکیں کہ میں خوشی خوشی دشمن کو نیست کرکے ابد کی جانب عازم سفر ہوں۔“ وہ تسلی کیساتھ ہونٹوں پر لالی ملتی ہے، آنکھوں میں کاجل اتارتی ہے اور ناخنوں پر رنگ چڑھا کر نئے کپڑے اور جوتوں کا نیا جوڑا زیب تن کرکے، پرفیوم چھڑک کر، کندھے پر بیگ لٹکانے کے بعد اپنی دوست سے مسکراتے ہوئے مخاطب ہوتی ہے کہ میری ایک خواہش ہے کہ دشمن کے ہاتھوں میرے جسم کا ایک حصہ بھی نا لگے اور میں ہواوں میں تحلیل ہوکر، انکے دوش پر وطن کے فضاوں میں رہوں۔

پھر وہ اپنے سونے کی چوڑیاں، انگوٹھی اور ہار پہن کر ایک خوبصورت ہنسی کے ساتھ اپنے دوست سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتی ہے ''آج میں یبو (ڈاکٹر ہیبتان) کی محبوبہ بن کر تیار نہیں ہورہی، بلکہ اپنے محبوب وطن کی محبوبہ بن کر، بارود و آگ کی ڈولی میں خود کو وطن کو سونپ رہی ہوں۔'' وہ رکشے میں سوار ہوکر اپنا آخری یک سطری پیغام لکھتی ہے ''رخصت اف اوارون سنگت۔

چھبیس اپریل کو دوپہر دوبجے شاری کا فون بند ہوجاتا ہے، اس وقت تک وہ گواڑخ کے ایک نازک پھول کی طرح وطن کی ہواؤں میں تحلیل ہوچکی تھی۔

اسکے بعد قیاسات، تاویلات اور تجزیات کا ایک دور شروع ہوجاتا ہے، دشمن ہو یا دوست، سب یہ جاننے اور سمجھنے کی کوششوں میں لگ گئیں کہ ایک پڑھی لکھی، دو بچوں کی ماں خود کو سرِ راہ ایک سوچ کی خاطر کیوں فدا کریگی۔ اسکے وجوہات انسان کے تمام انتہائی جذبات غصہ، بدلا، مایوسی وغیرہ میں ڈھونڈے گئے، لیکن جواب جواب عشق تھا، اپنی سرزمین سے عشق، اور اس فکر سے عشق جس میں سرزمین کی نجات ہے۔

جو فدائی کی موت کو غصہ، بدلا یا مایوسی سمجھتے ہیں، جو اس پر ماتم کرتے ہیں، جو زندگی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ موت زندگی کے دائرے کا ایک امکان ہے، موت تو سراسر ایک بے معنی خارجی صورتحال ہے، جو زندگی کی بیرونی حد ہے، جو آزادی کی تکذیب نہیں بلکہ تصدیق کرتی ہے۔

آزادی کا شعور انسان کیلئے ہمیشہ سے ہی دہشت کا باعث رہا ہے، یہ دہشت اس لاشیت کا نتیجہ ہے، جو فرد کے جوہر اور اسکے انتخاب کے مابین حائل ہے۔ دہشت میں ہی آزادی کا احساس ہے۔

سارتر خوف و دہشت کے مابین فرق کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''خوف، طوفان کی موجودگی میں اسکا خوف ہے، جبکہ دہشت طوفان میں گھرِ جانے کے امکان کا خوف ہے۔ اس لیئے دہشت آزادی کا شعور ہے اور انسان پابند آزادی ہے۔'' لیکن انسان پھر بھی آزادی سے فرار ہونے کی کوشش کرتا ہے، کیونکہ آزادی، انتخاب کی اذیت ہمراہ لاتی ہے۔

یہ جو فدائی ہیں، یہ انتخاب کرنے والے ہیں، یہ مجبوریوں کے سائے میں نہیں پلے، یہ آزاد انسان ہیں۔ یہ انتخاب کے دہشت کے مارے، عشق سے نا آشنا لوگ، شاری کی مجبوریاں ڈھونڈ کر تشفی چاہتی ہیں۔

اذیتِ انتخاب سے نجات چاہنے والے لوگ بے شمار بہانے تراشتے ہیں، بات تعقل کی ہو تو کہتے ہیں کہ کائنات میکانکی ہے اور ہم حقیر پرزے، ہماری کوئی حجت نہیں، بات یقین کی ہو تو کہتے ہیں کہ تمام حوادث خدا کے ارادے اور ہم مجبور محض، بات قومی و سماجی آزادی کی ہو تو کہتے ہیں کہ پہاڑ سے کون سر ٹکرائے، ہماری بساط ہی کیا؟ یہ معذرتیں یہ مجبوریوں کی بہانے ہم روز سنتے ہیں، جس کا مقصد اپنی جمعی آزادی ہو یا فردی اس سے دستبردار اور خوف کا شکار ہو کر خود کو ماحول اور حالات کے حوالے کرنا ہوتا ہے۔ یہ آزادی اور انتخاب سے فرار ہیں جبکہ شاری آزادی اور انتخاب ہے۔

آخر ہماری زندگی کیا ہے؟ ایک طے شدہ میکانکی عمل۔۔۔ کھانا، پینا، سونا، کام کرنا، بچے پیدا کرنا اور مرجانا۔ لیکن کبھی کبھار ہماری گہرائیوں سے ایک آواز ابھرتی ہے اور ہم سے اس بے روح میکانکی عمل کا جواز طلب کرتی ہے، اور یہی لمحہ ہی انقلاب ہے اور یہ انتخاب کہ اس سوال کا جواب دینا ہے، آزادی ہے اور جواب دینے سے قاصر رہنا لغویت ہے۔ اسی لیئے تو یان لوک کہتا ہے کہ وہ جو خَلا (وائیڈ) میں کودتے ہیں، وہ انکو جوابدہ نہیں، جو محض پاس کھڑے دیکھتے ہیں۔

شاری کو جو جانتے تک نہیں تھے، شاری کو جنہوں نے دیکھا تک نہیں تھا، شاری کو جو سمجھے تک نہیں تھے، جو شاری کی شعور، شاری کی فکری پختگی، شاری کی بہادری، شاری کی علم و بصیرت، شاری کی صبر واستقامت، شاری کی لامحدود صلاحیتوں اور شاری کی مہرو محبت سے واقف تک نہیں تھے، آج وہ بھی ایک امید و حوصلے کے ساتھ ساتھ، ایک غم اور ایک درد میں گھرے ہیں۔

پھر جو شاری کے ہمسفر تھے، جو سنگت تھے اور جو شاری کو بطور شاری جانتے و سمجھتے تھے، آج ان کے درد و تکلیف کی سطح کہاں تک ہوگی؟ لیکن رفیقِ راہ انہیں بسمل گاہ سرکرتے ہیں اور تماش بین احساسِ زیاں پر گریہ وزاری کیسے؟ اسی بیچ دہشت، عشق اور آزادی کا افتراق ہے اور اسی تفاوت کو سمجھ کر ہی کوئی اس امر سے واقف ہوسکتا ہے کہ دو بچوں کی ماں، کیسے اپنی اجل بنتی ہے۔

ابھی تک ہم ''ہرزہ سر اتنا'' نہیں ہوئے، ابھی تک تو ''خموشی اے جرس بہتر''، ابھی تک ہم نے کچھ تک نہیں کیا، جو ناکافی کچھ ہورہا ہے، وہ ابتداء ہے، جسے پختہ ہونا ہے، جسے مزید شدت پانا ہے، تخم ریزی ہوئی ہے لیکن آبیاری باقی ہے۔

جس طرح دوست بولا کہ رخصت ہونے سے قبل شاری مجھ سے مخاطب ہوکر بولا ''اب میں اپنے مقصد کی طرف جارہی ہوں۔'' دوست بولا ''شارو تو مارا گریوانے۔''(شارو تم ہمیں رلاو گے) شاری نے جواب دیا ''نہ سنگت شمارا گریوگی نہ انت، شمارا دشمن گریوانگی انت۔ ماتننگا اچ نہ کرتگ، تننگا مارا باز کنگی انت، من قربان باھگا ھوں، اے ہم یک کسانیں بار اے، کل نا اے۔''(نہیں دوست، تمہیں رونا نہیں بلکہ دشمن کو رلانا ہے، ہم نے اب تک کچھ نہیں کیا، اب تک بہت کچھ کرنا ہے، میرا قربان ہوجانا ایک چھوٹا سا بار کندھوں سے اتارنا ہے۔

شاری کی کہانی کیا ہے؟

سورج کچھ روشنی خریدتی ہے

کیوں؟ دوام کیلئے

،کس سے؟ ظلمتوں سے

غلامی سے، بھوک سے، مایوسی سے، تنہائی سے۔

درد بولی لگاتا ہے '' ایک روح، کچھ روشنی کیلئے،'' عشق قیمت ادا کرتا ہے، اور مستقبل قبول کرتا ہے۔

دہشت، عشق اور آزادی

تحریر: برزکوہی

تاریکیِ خزاں سے سحرِ بہار تک۔۔۔

تخلیقِ روحِ شارول

شاری ہر وقت یہی سوال پوچھتی تھی کہ زندگی کیا ہے؟ اور اس زمین پہ ایک انسان ہونے کے ناطے ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ اور کہتی تھی کہ اتنی وسیع کائنات ہے جو ابھی بھی ہر وقت پھیلی جارہی ہے اور یہ وہی کائنات ہے جسے ہم بس اپنے آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں اور دور سے اسکا مشاہدہ کرسکتے ہیں اور جو ہمارے آنکھوں و مشاہدوں سے دور ہے شاید وہ کائنات اس سے بھی بڑھی ہو۔ اتنی وسیع کائنات میں ہمارا مقام اور مقصد حیات کیا ہے؟

انہی سوالوں میں وہ اکثر گم اور پریشان رہتی تھی لیکن جب شاری خود میں کہیں نشیب و فراز سے گذر کر فدائی کے فیصلے تک پہنچتی ہیں تو وہ مکمل طور پر ایک نئی شخصیت میں بدل جاتی ہیں، اس فیصلے سے اس کے روح اور وجود میں سکون ہی سکون پایا اور ہر طرف شاری میں ایک مطمئن زندگی پائی جو اسکی رنگت اور روح سے صاف ظاہر ہورہی تھی۔

جیسے شاری کو مقصد حیات مل گئی تھی اور زندگی کیا ہے شاید اسے سمجھ آگئی تھی، مجھے یوں لگا شاری روشنی دیکھ چکی تھی، روشنی کے اندر اب جی رہی تھی اور اب بس اسے خود روشنی بنکر اپنی روشنی پھیلانے کا انتظار تھی۔ فدائی فیصلے کے بعد اسکی جو سوچ تھی میں کوشش کروں گا کہ وہ بیان کرسکوں۔۔۔

شاری کہتی تھی ایک غلام قوم کے لئے زندگی آزادی ہے کیونکہ غلامی میں انسان انسان نہیں رہتا بلکہ اسکی زندگی کیڑے مکوڑے کی زندگی سے بھی بدتر ہوتی ہے، اور ایک انسان ہونے کے ناطے میرا اس معیار زندگی پہ سمجھوتہ کرکے زندہ رہنا ممکن نہیں اس معیار زندگی پہ میں مزاحمت کروں گی، روایات توڑ کر باغی بنو گی اور اپنی قوم کو اصل معیارِ زندگی دینے کےلئے بغاوت کروں گی اور اس بغاوت میں مجھے اپنی زندگی بھی دینی پڑی اسکی بھی پرواہ نہیں کروں گی۔

اسی لئے میں کہتی ہوں مظلوم یا غلام قوم کی کسی بھی با شعور انسان کے لئے جبر، ظلم اور غلامی کے لئے بغاوت اس کا مقصد حیات ہونا چاہیے اور اس جبر، ظلم اور غلامی کو مٹانے کے لئے اسکا سامنا اگر موت سے ہوجائے تو اسے فرض عبادت سمجھ کر ادا کرنا چاہیے۔ یہی سے ہی اختتامِ تاریکیِ خزاں اور ابتدائے سحرِ بہار ہوگی یہی سے پھر مظلوموں اور غلاموں کی سوچوں کو شعور ملے گا اور یہی شعور انکو مقصد حیات تک لے آئے گی۔

بقول شاری ہم بس آغاز کرسکتے ہیں، سمت دے سکتے ہیں، منزل تک پہنچنا شاید میری ایک خواب ہو، میں بس اس منزل تک پہنچنے کی خواب کو حقیقت میں بدلنے کی ابتداء کرسکتی ہوں، سوچ پیدا کرسکتی ہوں، امید بن سکتی ہوں کہ اسی یقین، سوچ اور امید کو لیکر باقی اسی راستے اور صحیح سمت کو اور بہتر کرسکیں جہاں ایک دن کوئی پہنچ کر منزل کو پالیں۔

شاری کو اس کا مکمل شعور تھی کہ میرے اس حملے سے بلوچستان آزاد نہیں ہوگی اور اسے یہ بھی شعور تھی اور کہتی بھی تھی کہ جبر اور غلامی نے ہمارے قوم کی حالت ایسی کی ہے کہ وہ مکمل طور پر مفلوج ہوچکے ہیں اور ان پر میری اس قربانی کا اتنا اثر بھی نہیں ہوگا، اور میرے بعد ہمارے بچے ماہ روچ اور میرو بھی وہ زندگی نہیں کرسکیں گے جو وہ ہمارے ساتھ کرسکتے ہیں، ہمیں اپنے پیاروں یعنی خاندان کی بھی قربانی دینی ہوگی جو ہمارے بعد لازم سخت کرب اور اذیت میں ہوں گے۔

ان تمام تلخ حقائق کے باوجود بھی ہمیں خود کے ساتھ سچا رہ کر سچائی کا ساتھ دے کر کسی دوسرے کا انتظار کئے بغیر کرنا ہے، قربان ہونا ہے کیونکہ ہماری یہ قربانی ایک بڑی عظمت کے لئے ہے، ہماری نسلوں کی آزادی کے لئے ہے اور سب کو یہ پیغام پہنچانا ہے کہ غلامی سے بڑھ کر کوئی اور تکلیف نہیں، جبر ظلم اور غلامی کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اپنے وجود اور ہستی میں ہر تکلیف اور درد کو برداشت کرنا ہے، اسی درد اور تکلیف کو برداشت کرنے کا نام ہی قربانی ہے۔

جو ہم ہر وقت کہتے ہیں کہ بغیر قربانی کے ہم آزادی کو حاصل نہیں کرسکتے تو آزادی کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس سے بھی مزید قربانیوں سے گذرنا ہے اور خود کو تیار کرنا ہے۔

ایک طرف ہماری وقتی، عارضی اور بناوٹی آسائشیں اور لذتیں ہیں جن میں ہماری غلامی لپٹی ہوئی ہے جنکا حاصل بس غلامی ہی غلامی اور تباہی ہے، دوسری طرف قربانی اور تکالیف ہیں جن میں ہماری آزادی لپٹی ہوئی ہے جنکا حاصل آزادی اور خوشحالی ہے، اب فیصلہ ہمارا ہے کہ ہم وقتی، عارضی اور بناوٹی آسائشوں میں کھو کر دائمی قومی غلامی کو قبول کریں گے یا قربانیوں سے گذر کر سچائی اور قومی آزادی کو حاصل کریں گے۔

ہمیں اس دن کا انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ جب ہم محسوس کریں کہ اب بلوچ قومی آزادی کی تحریک کی سمت درست رخ پہ ہے بلکہ ہمیں اس سمت کو درست کرنے کے لئے اور اسے صحیح رخ دینے کے لئے خود کو اور اپنی ساری ذات کو قربان کرنا ہے، اور میں فخر کرتی ہوں اس قربانی پہ جو قوم کو صحیح سمت دیکر اسے منزل کی جانب رواں کرکے اسے منزل تک پہنچا دے۔

شاری کہتی تھی میں وہ آغاز بننا چاہتی ہو جس پر چل کر کوئی کارواں منزل تک پہنچ جائے۔ میں وہ بنیاد بننا چاہتی ہو جس پر کوئی دیوار کھڑی ہوسکے۔

شاری کہتی تھی کہ کائناتی شعور ہمیں ہر طرف اپنی فطرت میں ایک بامقصد اور بھر پور زندگی گذارنے کی تلقین کرتی ہے، اور میں انسانی زندگی کو انسانی جبلتوں سے اوپر زندگی گذارنا سمجھتی ہوں اور ایک غلام قوم کا اپنی آزادی کے لئے جنگ اور اسے پانے کے لئے اپنی ذات کی قربانی اس کائناتی شعور کی بامقصد زندگی پہ پورا اترتی ہے کہ ظلم، جبر اور استحصال کے خلاف مظلوم کی مزاحمت اس کی زندگی کو بامقصد بناتی ہے اور یہی مزاحمت مظلوم کے لئے عبادتِ عظیم ہے۔
شاری کہتی تھی اس مزاحمت اور انقلاب میں شامل ہوکر اپنی جان دینا اور ظالم کی جان لینا کسی بھی معیارِ شعور میں غلط نہیں، لیکن اس عظیم انقلاب اور جہدِ آزادی میں شامل ہونے کے بعد اپنی ذات و ذاتی خواہشات میں گم ہوکر انقلاب اور قومی جہد پہ ذات کو عاوی کرنا گناہ عظیم اور کم ترین سطح انسانی شعور ہے۔

بقولِ شاری جب انسان اپنی لاعلمی، بے ذانتی اور بے شعوری سے باخبر ہوکر شعوری طور پر ان سب کو جان کر خود میں ایک شعوری جنم لے گا تو وہی جنم ہی اصلی جنم ہوگی جہاں کوئی بھی انسان زندگی اور زندگی کی حقیقتوں کو سمجھنے لگتا ہے۔

جہاں وہ دھوکوں اور فریبوں سے نکل کر راستی اور سچائی کی نظر سے دنیا کو دیکھنے لگتا ہے، جہاں اسکی محدود سوچ کی حدیں ٹوٹ کر وسیع دنیا اور کائنات اسکی نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔ جب انسان شعور کی اس انتہاء تک پہنچ جائے تو اس کے لئے ایک بے مقصد زندگی عذاب بن جاتا ہے پھر ایک بھر پور اور بامقصد زندگی اسکا مقصد حیات بن جاتا ہے۔

شاری کہتی تھی گفتگو، تقریر اور نصیحتیں بہت ہوچکی ہیں اور ان سے شاید کچھ خاص بدلنے والا نہیں، ہمیں اپنے عمل اور کردار سے واضح کرنا ہے کہ ظالم کو تکلیف کہاں ہوتی ہے اور اس کو نکال باہر کرنے کے راستے کہاں سے نکلتے ہیں۔

"میں موت کی جانب نہیں بلکہ زندگی کی طرف بڑھ رہی ہوں، ایک نئی زندگی، ایک ایسی زندگی جہاں خزاں کو بہار ملے، جہاں مرجھے اور سوکھی ہوئی پھولوں کو تازگی اور شادابی ملے، میری موت میں ہی میری زندگی چھپی ہوئی ہے، ابدی زندگی قومی آزادی، وطن کی آزادی، نسلوں کی آزادی ہی میری زندگی ہے اور یہی حقیقی زندگی ہے۔"

تحریر: ڈاکٹر ہیبتان بشیر

وطن نامہر

ظفر آشوب

وطن نا مہرءِ او خڑک آن خنانے
پن ءِ شاری تینا شارول تخانے

ھتم نا مدبس موسم بہاری
نا شارول نا خلقی آ شاری
اونا آجوئی نا سیخاٹی خاچُون
سلامتی فدائی تا ڈغاری

وطن نا مہرءِ او خڑک آن خنانے
پن ءِ شاری تینا شارل تخانے

امو چینی تا گاڑی ءِ نشانے
امو دے رہبرے او پاسبانے
اموکا بسونو شارول کریمہ
خدا نی کر سلامت مکرانے

وطن نا مہرے او خڑکان خنانے
پین ءِ شاری تینا شارول تِخانے

نما دا مہرے مستاہی ترو اے۔
تہاری رژن اسے راہی ترو اے۔
درو نے جہد برڑزا آسمان آ
بہشت اس نے وطن آئی ترو اے۔

وطن نا مہرء او خڑک آن خنا اے۔
پن ء شاری تینا شارل تخا اے۔

دُنیامچا حیرانے

میرین بلوچ

شاری نا دا دلیری آ دُنیا مچا حیرانے
شاری نا جُھد شیری آ دُنیا مچا حیرانے

شاری شیرزال نی
اولی چیدہ نا تخوکے
شاری گودی فدائی آ
اولی دیدہ نا تخوکے
شاری پنی آ گودی آ دُنیا مچا حیرانے

شاری بلوچی آ چَغین آتون
قربان سختِ و یقین آتون
شاری مخوکا جبین تون
مِلا ڈیہہ نازنین آتون
شاری مخوکا زیبی آ دُنیا مچا حیرانے
شاری بشخندہ زیبی آ دُنیا مچا حیرانے

شاری پھر غا گمان اسے
ایس شیف او آسمان اسے
شاری تِس ننکہ جان اسے
شاری ھرِ زند و مان اسے
قربان مس اوکہ دھرتی آ دُنیا حیرانے

شاری آجو نا گودل اے
شاری کرے سنج ماپَل اے
شاری میرین نا زیبل اے
شاری شہیداتا گودَل اے
شاری نما دا شِنکی آ دُنیا مچا حیرانے

شاری کے خیالات

Sharibaloch (شاران بلوچ) @... · 23/12/2021

میں کہانی تو نہیں ہوں کہ صدا رہ جاؤں

میں نے کردار نبھانا ہے چلے جانا ہے

13 31 115

Baloch Liberation Army's

Majeed Brigade

targeted Chinese officials in Karachi

Statement released by BLA's spokesperson Jeeyand Baloch on 26 April 2022

Baloch Liberation Army's Majeed Brigade targeted Chinese officials in a successful self-sacrificing attack on Tuesday in Karachi. Three Chinese officials Huang Guiping, Ding Mufang, and Chen Sai were killed in the attack, whereas, Wang Yuqing and their security guards were injured.

Today's mission was successfully carried out by Majeed Brigade's fidayee Shaari Baloch alias Bramsh, resident of Niazar Abad Turbat. The mother of two children, eight year old Mahrosh and four year old Meer Hassan sacrificed herself for a better future of Baloch nation. She added a new chapter to the Baloch resistance history by becoming the first female fidayee of Baloch nation.

30 year old fidayee Shaari Baloch was a highly educated woman. She had a masters in Zoology and was currently studying for her MPhil in education. She was also working as a science teacher in a secondary school. As a student, Shaari had remained a member of Baloch students organisation, and was aware of Baloch genocide and occupation of Balochistan.

Shaari joined Majeed Brigade two years ago and voluntarily signed up for self-sacrificing mission. Following Brigade's established procedures, she was given time to revisit her decision. During these two years, Shaari rendered her services in different units of Majeed Brigade. Six months ago she confirmed that she continues to stand by her decision of carrying out a self-sacrificing attack. After that she was actively involved in her mission.

Despite being mother of two young children, Shaari Baloch did not let her motherhood to become a hurdle in performing her national duty. Today with her successful mission she set new standards of gallantry, sacrifice and awareness. Baloch Liberation Army and the Baloch nation will always hold Shaari with highest esteem.

Targeting director and officials of Confucius institute, the symbol of Chinese economic, cultural and political expansionism, was to give a clear message to China that its direct or indirect presence in Balochistan will not be tolerated. BLA has warned China several times to refrain from looting Baloch resources and aiding Pakistan militarily and financially in carrying out Baloch genocide. However, China continues to be involved in its expansionist designs in Balochistan.

Baloch Liberation Army once again warns China to immediately halt its exploitation projects and refrain from aiding the occupying Pakistani state.
Otherwise our future attacks will be even harsher.

Hundreds of highly trained male and female members of BLA's Majeed Brigade are ready to carry out deadly attacks in any part of Balochistan and Pakistan. We want to tell Pakistan to immediately stop Baloch genocide, peacefully withdraw from Balochistan and recognize Baloch motherland's independence, or else be ready for further attacks.

Jeeyand Baloch,
spokesperson
Baloch Liberation Army
26 April 2022

My Beloved nation

may you always remain happy.

My message for my nation is that we are owners of an established civilisation, history and beautiful traditions. We have our language and history. We own a majestic heavenly motherland. But unfortunately, all these are under the occupation of a cruel state.

We are occupied by a brutal state that is uncivilized and lacks any form of humanity. It is because of this occupation that our language, culture, and collective consciousness are stagnant.

I consider it a big sin that a nation's history, civilization, traditions and consciousness are chained and forbid to nourish.

I am not in favor of living a comfortable life when you are not considered human and the enemy treats you as an animal. Therefore, I request my beloved nation to understand their conditions and the reasons behind their plight.

Find out why such a huge nation is so wretched? Why our people are helpless just to get a piece of bread, despite being owners of such a resourceful land?

Why in this era of technology, our people have been kept away from education and knowledge and are indulged in petty altercations? The main reason behind all these issues is the occupation by Pakistan military. I request my beloved nation to ponder on the reasons behind the slavery and our pitiful conditions.

This haplessness and disunity in our society is due to Pakistani military, which is increasing its brutalities on daily basis.

Neither the dignity of our mothers and sisters are safe nor lives of our brothers and elders. Every day, our people are disrespected by occupiers at their checkpoints. Our mothers, sisters and innocent children are on the roads protesting and crying for their loved ones.

On other hand, if our brothers go to the borders to earn a living, then they are also killed and dumped. The sea has been snatched from the fishermen, and the students and teachers have lost their books.

In this modern era, the basic rights of Baloch people have been snatched.

My beloved nation, Pakistan, and it's military are committing these brutalities just to strengthen their occupation of our motherland. They want to plunder our resources and sea, and they want to eliminate the Baloch nation.

Against these injustice and brutalities, thousands of Baloch have sacrificed their lives. Thousands of Baloch are languishing in Pakistani torture cells. While thousands of Baloch have left behind their comfortable lives to join the resistance. They are fighting for the motherland and our protection.

The Baloch nation still has time to abandon their comforts and join the national struggle for the freedom of our motherland.

Only having revolutionary thoughts cannot solve our problems, we also have to take practical steps.

I request my beloved nation to come forward. It is my staunch belief that this brutal enemy will not be able to enslave us forever.

I want to tell all Baloch mothers, sisters, and my family to be strong and do not shy away from giving any kind of sacrifices. Because any sacrifice for the beloved motherland is not enough.

Fidayee Shari Baloch's
Message for Baloch Nation

نشر و اشاعت

ہکل میڈیا

بلوچ لبریشن آرمی